Schoolon mein talimi rahnumayi aur mushaverat ki zaroorat-o-ahmiyat by Dr. Mohd. Talib Ather Ansari(Associate prof. MANUU CTE Bidar,Karnataka)cell-8171861845

ڈاکٹر محمد طالب اطہر (اسوسی ایٹ پروفیسر، مانو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، بیدر)

اسکولوں میں تعلیمی رہنمائی اور مشاورت کی ضرورت واہمیت

تلخیص:

اسکولوں میں تعلیمی رہنمائی اور مشاورت کی اہمیت مسلم ہے، اسکولی تعلیم میں رہنمائی اور مشاورت اپنا ایک اہم اور منفرد مقام رکھتی ہے جس کے مختلف عوامل، پہلو اور عناصر ہوتے ہیں۔ اسکولوں میں تعلیمی رہنمائی ومشاورت کا مقصد طلباء وطالبات کو اپنے ماضی کے تجربات کی بنیاد پر حال اور مستقبل کی زندگی کے لیے تیار کرنا اور تعلیمی صلاحیتوں، پیشہ ورانہ لیاقتوں کے اعتبار سے معاشرتی زندگی میں ہم آہنگ کرنا ہوتا ہے، جس میں اساتذہ کے ساتھ ساتھ والدین کا بھی ایک اہم کردار ہوتا ہے۔ تعلیمی مشاورت کی کامیابی اس بات پر منحصر کرتی ہے کہ ہم اسکولوں میں اس خدمت کو کس طرح، کس وقت اور کتنی مقدار میں فراہم کرتے ہیں۔ ہم نے اپنے اس مقالہ میں تعلیمی رہنمائی ومشاورت کے ان تمام پہلوؤں کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے جو کہ تعلیمی رہنمائی ومشاورتی خدمت کا احاطہ کرتے ہیں۔

کلیدی اصطلاح: رہنمائی اور مشاورت، ادبی تعلیم، پیشہ ورانہ تعلیم وتربیت، طلبا کی تفہیم

تمہید: تعلیم اپنے وسیع ترمعنی میں وہ شے ہے جس کے ذریعہ لوگوں کے کسی گروہ کی عادات اور حدف ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل ہوتے رہتے ہیں، جس میں ان کی حکایتیں، قاعدے وقوانین، روابط وضوابط، علم وہنر اور سماجی اقداریں، کلچر اور ثقافتیں وغیرہ شامل رہتی ہیں۔ تعلیمی رہنمائی ومشاورت عموماً اسکول میں فراہم کی جاتی ہے جس کا مقصد ہے کہ تعلیم ایک معاشرتی رسمی طریقہ ہے جس کے زریعہ ہم اپنے آداب واخلاق، علم وہنر کو آنے والی نسلوں تک منتقل کرتے رہتے ہیں اور اپنے رسم و رواج کو محفوظ رکھتے ہیں۔ ہمیں اس بات کو بھی اچھی طرح سمجھ لینا ہوگا کہ کسی مضمون کی صرف معلومات فراہم کرنا ہی زندگی میں کوئی انقلاب پیدا نہیں کرتا اور کسی بات کو صرف سمجھ لینا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ اس علم کا موزوں استعمال بھی ضروری ہے۔ جب تک علم، ارادہ، عمل اور ہنر یکجا نہ ہوں کوئی نتیجہ در آمد نہیں کیا جاسکتا۔ چونکہ تعلیم ہی وہ شہ ہے جو طلبا وطالبات کو سیکھنے کا عمل مہیا کراتی ہے، علم، اقداروں اور

مہارتوں کے ساتھ ساتھ خوداعتمادی، عادات وکردار کو قائم کرنے کی ترغیب فراہم کرتی ہے، جس سے انسان منظرے عام پر انسان بن کر پیش ہوتے ہیں، قوم اور ملک وملت قائم ودائم ہوتے ہیں اوران سبھی کی ترقی اور فلاح صرف اور صرف تعلیم پر منحصر ہے۔

چونکہ تعلیم ایک انسانی وسائل ہے جس سے ہم ترسیلی لیاقتوں کے ساتھ ساتھ جسمانی نشوونما، ذہنی نشوونما، جذباتی نشوونما اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہیں اس لیے تعلیم کا معیاری ہونا اشد ضروری ہے۔ تعلیم انسان کی اہم ضرورت ہے جو کہ لازمی طور پر طلباء وطالبات تک معیاری اور مقداری طور پر پہنچنا لازم ہے جس سے طلباء اپنی ہمہ جہت ترقی اور فلاح کر سکیں، جو کہ قوم وملت کی ممکنہ ترقی وفلاح ہوگی۔ ہندوستان کے ساتھ ساتھ دنیا کے تمام ملک تعلیم کے بنیادی اصولوں کو تسلیم کرتے ہیں اور اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ملک میں تعلیم تمام سطحوں پر لازمی اور بنا اجر کے ہونی چاہیے۔ ۱۹۴۸ء عیسوی میں اقوام متحدہ کے قرارداد نمبر ۲۶ میں تعلیم کو واضح کرتے ہوئے لکھا گیا کہ سبھی کو تعلیم حاصل کرنے کا برابر کا حق حاصل ہو، تعلیم بنا کسی جانبداری اور اجر کے ضروری قرار دی گئی، اس میں بنیادی تعلیم کے ساتھ ساتھ پیشہ ورانہ تعلیم فراہم کرنے پر بھی زور دیا گیا۔

اسکولوں میں تعلیمی رہنمائی اور مشاورت: اسکولوں میں تعلیمی رہنمائی ومشاورت کو ہم تدریسی مضامین میں مدد کرنے کے ایک عمل کے طور پر واضح کر سکتے ہیں، جس سے طلبا وطالبات کی حقیقی صلاحیتوں کی نشاندہی کرنے اور طلبا کو تعلیم اور پیشہ کے صحیح راستہ فراہم کرنے کے لیے ایک لازمی عنصر کے طور پر دیکھا اور سمجھا جا سکتا ہے۔ اسکولی تعلیم کے ہر سال میں امتحانات مکمل ہوجانے کے بعد نئے تعلیمی سال میں تعلیمی مضامین کا انتخاب کرنے سے قبل طلبا کو اپنی مستقبل کی منصوبہ بندی، اپنی حقیقی صلاحیتوں، دلچسپی اور کمیوں کی نشاندہی کر صحیح تعلیمی رہنمائی اور مشاورت کی ضرورت ہوتی ہے جس سے طلبا کسی خاص مقصد کے تحت ایک راہ اختیار کر سکیں اور تعلیمی رہنمائی ومشاورت سے اس راہ کو منتخب کر اس کا قطعی فیصلہ خود کر سکیں اور اس حدف کو حاصل کر سکیں۔ مختلف سروے اور تحقیقی مقالوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسکولوں میں تعلیمی رہنمائی اور مشاورت کی عدم موجودگی سے بہت سارے طلبا اپنے منتخب کردہ مضامین اور پیشہ کی راہ سے مطمئن نہیں ہوتے ہیں اور ان میں تبدیلی لاتے رہتے ہیں جس سے طلبا کا وقت اور توانائی دونو ضائع ہوتے رہتے ہیں۔

1.1 **اسکولوں میں طلبا کی تفہیم:** اسکولی تعلیم میں طلبا کو صحیح راستہ فراہم کرنے کے لیے طلباء کی تفہیم کرنا لازمی ہوجاتا ہے چونکہ طلبا عام طور پر اپنی مختلف دلچسپیوں اور اپنے حدف کے مابین الجھن میں

پڑ جاتے ہیں مگر اسکولوں میں تعلیمی رہنمائی ومشاورت کی مختلف تکنیکوں اور عوامل سے ہم طلبا کی ہر ایک دلچسپی اور اس کی صلاحیتوں کی پہچان کر سکتے ہیں۔ عام طور پر طلبا کے درج ذیل اوصاف کو سمجھنا لازمی ہو جاتا ہے۔

☆ طلبا کی انفرادی ضرورتیں اور ان کا معیار۔☆ طلبا کی صلاحیتیں اور کمزوریاں۔☆ طلبا کی مختلف دلچسپیاں اور مستقبل کے منصوبہ وحدف۔☆ طلبا کی سابقہ اسکولی تحصیلی کامیابیاں۔
☆ طلبا کا معاشرتی پسمنظر اور اس کی اقداریں۔

اسکولوں میں تعلیمی رہنمائی ومشاورت ہمیں طلبا کے مستقبل کا ایک تصور بیان کرتی ہے، اسکولوں کے رہنمائی اور مشاورتی پروگراموں میں مختلف رہنمائی ومشاورت کے طریقوں سے طلبا کی انسانی فطرت کی پیچیدگیوں، نشونمائی اختلافات، انفرادی وسماجی مسائل اور ثقافتی روایتوں وغیرہ کو دیکھا اور سمجھا جاتا ہے۔ اسکول کا ہر طالب علم حقیقی رہنمائی ومشاورت سے مستفید ہونا چاہیے خواہ اس کو ذاتی مسئلہ درپیش ہو یا نہ ہو مگر ان طالب علموں کو جو بغیر کسی مقصد کے تعلیم حاصل کر رہے ہیں، اپنے مستقبل کے بارے میں کچھ سوچ نہیں سکتے، منصوبہ نہیں بنا سکتے، اپنے بارے میں علم حاصل نہیں کر سکتے اور اپنے فیصلے خود نہیں لے سکتے تمام کو اسکولوں میں تعلیمی رہنمائی ومشاورت کی اشد ضرورت ہے۔

1.2 **طلبا کی ذاتی ترقی اور ہم آہنگی میں اسکولی رہنمائی اور مشاورت:** اسکولوں میں تعلیمی رہنمائی ومشاورت سے طلبا کو انفرادی ترقی اور اصلاح کے لیے معاشرے کے ساتھ ہم آہنگ کرنا لازمی ہے جس کے لیے ہر طالب علم کو اس کی صلاحیتوں، لیاقتوں و کمزوریوں کی پہچان کروانا، طلبا کو ان کی اقداروں، ان کے رجحانات، روایات ودلچسپی کو سمجھنے کے قابل بنانا اور معاشرے میں ایک مخصوص اور ذمہ دار کردار کا مالک بنانا مقصود ہے۔ معاشرے میں ایک ذمہ دار شخصیت کا مالک ہونے کا مطلب ہے کہ طلبا اپنے نفس کو قابو میں کر معاشرے کے ماحول کے ساتھ گھل مل جائیں اور اپنی معاشرتی ذمہ داری کو بہ خوبی انجام دے سکیں، یہ ہر حالت میں اہمیت کا حامل ہے چونکہ طلبا کو بغیر اپنی ذات پہچانے و سمجھے کسی بھی صحیح کردار کا انتخاب کرنا بہت ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ اسکولوں میں تعلیمی رہنمائی سے ہم طلبا کو اس قابل بنا سکتے ہیں کہ وہ اپنے مستقبل کے تعلق سے ایک حتمی فیصلہ لے سکیں۔ آیئے تعلیمی پس منظر سے طالب علم کے ایک مسئلہ پر نظر ثانی کرتے ہیں۔ (کلاس دس کا طالب علم شاہباز اس خیال سے سائنس کا انتخاب کرتا ہے کہ طبی پیشہ کو اپنائے گا چونکہ یہ اس کے والدین کی خواہش ہے۔ باصلاحیت ہونے کے ناطے اس نے MBBS کا اہلیتی امتحان پاس کر کے داخلہ لے لیا اور دو سال پڑھنے کے

بعد بیچ منجدھار میں اس کو چھوڑ دیا۔ چونکہ اس پڑھائی میں اس کا دل نہیں لگا۔) تعلیم میں اس طرح کے حالات بہت عام ہیں جہاں والدین اپنے بچوں کو زبردستی بغیر بچہ کی صلاحیتوں ، دلچسپیوں ، اقداروں اور رجحانات کو سمجھے کوئی پیشہ اختیار کرنے کے لیے بہ ضد رہتے ہیں۔ اسکولی رہنمائی طلباء میں ایک سازگار رجحان پیدا کرتی ہے اور اوپر بیان کیے گئے حالات سے تحفظ فراہم کرتی ہے جس سے بچہ اپنی پسند اور صلاحیتوں کے اعتبار سے اپنے مضامین اور پیشہ کا انتخاب کر سکتا ہے اور اس طرح بچہ اپنی زندگی سے تعلق رکھتی ہوی پریشانیوں پر قابو کرنا سیکھ لیتا ہے۔

1.3 **اسکولوں میں تعلیمی رہنمائی ومشاورت:** طلباء کی تعلیمی واکتسابی ضرورتیں طالب علم کی انفرادی شخصیت کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں۔ تعلیمی ضرورتیں طلباء کے مقاصد، دلچسپی اور صلاحیتوں پر مبنی ہوتی ہیں اور مختلف مضامین سے ان کا حصول ہوتا ہے۔ ایک طالب علم اسکولی مضامین کو دیگر مختلف وجوہات کی بنیاد پر پڑھ سکتا ہے لیکن کسی مضمون کا گہرا مطالعہ اس کی دلچسپی اور زندگی کے مقاصد پر ہی منحصر ہوتا ہے۔ اسکولوں میں تعلیمی رہنمائی کا عمل طلباء کی صلاحیتوں اور دلچسپی کو پہچاننے میں طلبا کی مدد کرسکتا ہے۔ اسکولوں میں تعلیمی رہنمائی ومشاورت کے عمل کا سب سے بڑا کام مختلف مضامین سے سیکھنے کے تجربات حاصل کرنے میں مدد کرنا، خوداعتمادی کو بڑھانا، ہمدردی اور سماجی شعور پیدا کرنا ہونا چاہیے۔

1.4 **اسکولوں میں پیشہ ورانہ ترقی اور رہنمائی خدمت:** اسکولوں میں پیشہ ورانہ رہنمائی فراہم کرنے کے لیے ہم طلباء کو مختلف مضامین سے مستقبل کی پیشہ ورانہ ترقی فراہم کرنے کے لیے کسی مخصوص پیشہ کی معلومات، پیشہ کو حاصل کرنے کے مواقع اور راستہ، پیشہ کی تعلیمی اہلیت، معاشرے میں اس پیشہ کی ضرورت واہمیت سے روشناس کرواتے ہیں اور اسکولوں میں تعلیم کے ساتھ ساتھ پیشہ ورانہ رہنمائی سے طلباء کے علم وعمل کی ترقی وفلاح اور مستقبل کی تیاری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں ایک عام کہاوت ہے کہ آپ وہی پیشہ اختیار کریں جس سے آپ پیار کرتے ہوں۔ اگر نہیں تو آپ ایک دن بھی کام نہیں کرسکتے۔ ایک شخص کی پیشہ ورانہ پسند اس کی زندگی کا بہت اہم فیصلہ ہوتا ہے۔ اس وقت کام کی دنیا میں بہت سارے مواقع ہر فرد کے لیے موجود ہیں۔ ایک طالب علم اپنے لیے لائق اور صحیح پیشہ کو اسکولی پیشہ ورانہ رہنمائی کے ذریعہ ہی حاصل کرسکتا ہے۔ چونکہ رہنمائی ایک ایسا عمل ہے جس کا مقصد طلباء کو خود اپنا راستہ اختیار کرنے، اپنے مسائل کو خود اپنے طریقہ سے حل کرنے میں مدد فراہم کروانا ہوتا ہے۔ اسکولی رہنمائی کسی چیز کو زبردستی تھوپنا نہیں ہے، اسکولی رہنمائی سے کسی دوسری شخص

کے اوپر فیصلے قائم نہیں کیے جاتے بلکہ رہنمائی ایک قابل شخص کی کسی گمراہ شخص کو فراہم کی جانے والی ایک اصلاحی مدد ہے جاتی ہے جس سے وہ اپنی زندگی کی سرگرمیوں کا معیار اونچا اٹھا سکے اور اپنے نقطہ نظر سے فیصلہ لینے کی قوت حاصل کر سکے۔ ایک پیشہ ورانہ مشیر کے نقطہ نظر سے ''رہنمائی کسی طالب علم کو اسکی ذاتی صلاحیتوں کی پہچان کرانا ہے''۔ جس سے وہ اپنی قابلیتوں و کمزوریوں کو سمجھ سکے۔ پیشہ ورانہ رہنمائی کے نقطہ نظر کے مطابق چار علاقے ایسے ہیں جس میں رہنمائی فراہم کی جا سکتی ہے۔

☆اپنی ذات کو سمجھنا۔☆ ماحول کے ساتھ ہم آہنگی:

1.5 **سماجی ترقی اور رہنمائی خدمت:** انسانی ترقی سماج اور تعلیم کا مرکزی کام ہے۔ جب سے انسان سماج کا ایک اہم جزو بنا ہے تب سے انسانی فلاح سماج اور تعلیم کا ایک حصہ بن چکی ہے۔ جمہوری سماج میں جب تک ہم رہنمائی میں سماجی ضرورتوں کو نہیں پہچانیں گے رہنمائی کا کوئی بھی فلسفہ مکمل نہیں ہوسکتا۔ سماجی رہنمائی میں انسانی ترقی کے بنیادی طور پر چار اہم نقطے ہوتے ہیں جن کو نیچے بیان کیا جا رہا ہے۔

☆**معاشرتی کلچر اور ثقافت**☆ **برادری اور خاندان**☆**معیشت**

رہنمائی کے ذریعہ ہم اس شخص کو اس کے پسندیدہ پیشہ چننے کے مواقع میں مدد فراہم کر ہم صرف اس شخص کی ہی مدد نہیں کر رہے ہیں، بلکہ اس سماج اور اس سماج کی معیشتی حالات کو بھی ترقی کی راہ کی طرف گامزن کرتے ہیں۔

2. **اسکول میں رہنمائی کے مختلف پہلو:** استاد کے لیے ایک شخص کو سمجھنا اس بات پر منحصر کرتا ہے کہ یہ شخص مختلف حالات میں کس طرح کارکردگیاں پیش کرتا ہے، مختلف حالات میں اس کی ہمدردانہ و اخلاقی بصیرتیں کیا ہیں، اس کی خواہشات اور ضرورتیں بھی سمجھنا لازمی ہوجاتا ہے۔ اس شخص کو تنہا نہیں چھوڑا جا سکتا۔ اسی وجہ سے رہنمائی میں اسکولوں کے مختلف حالات اور نوعیتیں جاننے کی کوش کی جاتی ہے، کہ یہاں پر رہنمائی پر توجہ دی جارہی ہے یا رہنمائی پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں یا نہیں، یہ ہی سوچ ہمارے ذہن میں ایک گھنٹی بجا رہی ہے کہ رہنمائی کی خدمات زندگی کے کن شعبوں میں فراہم کرنے کی ضرورت ہے اور اسی سے ہمارے ذہن کو رہنمائی کے طول وعرض کو سمجھنے کا تجسس پیدا ہوتا ہے۔ جی ہاں، ایک وقت تھا جب رہنمائی صرف پیشہ ورانہ خدمت فراہم کرنے تک محدود تھی، مگر آج رہنمائی اس زاویہ سے بہت آگے نکل چکی ہے اور ہر شخص کی زندگی کے ہر پہلو میں مدد فراہم کرنے کی کوشش کر رہی ہے، جس میں اس شخص اور سماج کا آپسی تعلق قائم کرنا بھی شامل ہے۔ آج کی رہنمائی

ایک شخص کو تسلی بخش اور سماجی طور پر موثر طریقہ سے زندگی بسر کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ اس عالمی خیال کو ذہن نشیں رکھتے ہوئے آیئے ہم اور آپ مل کر رہنمائی کے طول وعرض کو پرکھیں۔

2.1 **اسکولوں میں تعلیمی رہنمائی کا عمل:** اساتذہ کی تعلیمی رہنمائی کے عمل کا اصل مقصد طلباء کے لیے گھر اور اسکول کا ماحول سازگار بنانے میں مدد کرنا ہے۔ گروپ اور ٹیم ورک کو پیش کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے جس سے ساتھی طلباء کے ساتھ ہم آہنگانہ تعلقات قائم کیے جاسکیں۔ تعلیمی علاقہ بھی ملک کے زاویہ سے نکل کر عالمی زاویہ میں تبدیل ہو گیا جس سے نصاب وسیع، تیز رفتار اور مخصوص ہو گئے اور مخصوص مہارتیں حاصل کرنا بھی ضروری ہو گیا۔ اگر ہم واقعی میں تعلیم میں وقت کی بربادی کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں تعلیمی رہنمائی فراہم کرنی ہوگی۔

اسکولی تعلیم میں مضمونوں کی پسند اس طالب علم کی پیشہ کی پسند کو ظاہر کرتی ہے۔ کبھی کبھی طالب علم یا ان کے والدین مضمون چنتے وقت یہ نہیں سوچتے کہ اس کو پڑھ کر ان کا نونہال کہاں پہنچے گا اور طالب علم کی پیشہ ورانہ پسند حاصل بھی ہوگی یا نہیں۔ ہمیں طالب علم کے رجحان اور پسند کو فراموش نہیں کرنا چاہیے جو شاید والدین بھی نہیں جانتے۔ اگر ہم ان کو فراموش کریں گے تو تعلیم کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔ طلباء تعلیمی سرگرمیوں میں اس طرح مصروف ہوتے ہیں کہ انہیں اپنے رجحان اور جھکاؤ کے بارے میں پتہ ہی نہیں چلتا جس وجہ سے وہ اکثر ناکامیاب ہوتے جاتے ہیں یا مطمئن نہیں رہتے اور آخر میں وہ کورس کو بیچ میں ہی چھوڑ کر اسکول کو خیرباد کہہ دیتے ہیں۔ ایک اچھی تعلیم کا اہم راز یہ ہے کہ وہ طلباء کو ان کے فن کا احساس کرائے، رجحانات اور مہارتوں کی فلاح کرے جس سے ان کی سماجی ہم آہنگی قائم رہ سکے۔ تعلیمی رہنمائی دراصل

☆ طلباء کی اپنی صلاحیتوں، ضرورتوں اور دلچسپیوں کی پہچان و تفہیم کرانا ہے۔ ☆ معاشرے اور اسکول میں موجود وسائل اور سہولیات کا علم فراہم کرنا۔ ☆ مستقبل کی ذمہ داریوں کے بارے میں پوری وضاحت کرانا۔ ☆ موجودہ وسائلوں اور مواقع کا بہتر سے بہتر استعمال سکھانا۔

اساتذہ کی تعلیمی رہنمائی اسکول میں استعمال کیے جانے والے تدریسی طریقوں، حکمت عملیوں، اور تکنیکوں پر منحصر ہوتی ہے جو سیکھنے کے دوران الگ الگ مراحل میں استعمال کی جاتی ہیں، یہ اس بات پر بھی زور دیتی ہے کہ طلباء کو کس طرح کی رہنمائی فراہم کرنے اور کون سے مرحلہ میں کرنے کی ضرورت ہے جس سے صحت مندانہ تعلیمی ماحول قائم ہو سکے۔

2.2 **اسکولوں میں پیشہ ورانہ رہنمائی کا عمل:** تعلیم کبھی ختم نہ ہونے والی چیز ہے، مگر تعلیم کے معنی آج کے

دور میں بدل گئے ہیں ایک طالب علم کے لیے یہ صرف زندگی کا اچھا سفر شروع کرنا ہے جس میں ایک پیشہ اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ اس پیشہ اور سماج میں اچھی طرح ہم آہنگ ہو جانا شامل ہے۔ پیشہ ورانہ ضرورتیں تعلیمی ضرورتوں سے بہت قریب تر ہوتی ہیں۔ ہر شخص اپنی پسند کے اعتبار سے پیشہ چننے میں کچھ مشکلات کا سامنا کرتا ہے جو نیچے درج کیے جا رہے ہیں ☆ پیشہ کے انتخاب میں وسیع مواقع ہمیں الجھن میں مبتلاء کرتے ہیں۔☆ پیشہ کے انتخاب میں غیر یقینی صورتحال۔☆ ذاتی صلاحیتوں اور پیشہ کے دوران غیر مماثلث۔☆ صحیح پیشہ کی معلومات میں کمی۔☆ مناسب وسائل کی کمی۔

اسکولوں میں پیشہ ورانہ رہنمائی کا مقصد طلباء کو ان کی ذاتی قابلیتوں، دلچسپیوں، رجحانات، ذاتی صلاحیتوں وغیرہ سے واقف کرانا اور مخصوص پیشہ کے تجربات حاصل کرانا، امیدیں دریافت کرنا اور صحیح راستہ فراہم کرانا ہوتا ہے جس سے طلباء اپنے لیے صحیح اور مناسب پیشہ کا انتخا بکرنے کے لیے مضامین کا انتخاب کر سکیں۔

2.3 **اسکولوں میں رہنمائی کا ایک ترقیاتی پس منظر:** رہنمائی مثبت ترقی پر زور دیتی ہے، غلط فیصلوں سے روک تھام اور مسائلوں کا علاج اس کے طریقہ کار ہیں جس سے ایک شخص میں سب سے بہتر عادتوں کو عمل میں لایا جا سکے اور وہ شخص خود کو زندگی سے ہم آہنگ اور صحیح راستہ اختیار کرنے کے قابل بنا سکے اس لیے رہنمائی خدمات اسکولوں میں ابتدائی درجات میں شروع کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔

ترقیاتی رہنمائی احتیاطی اقدام سے کہیں بڑھ کر ہے، ترقیاتی رہنمائی کا وسیع مقصد انفرادی شخص کی مکمل نشوونمائی ترقی میں مدد فراہم کرنا ہے جس سے وہ زندگی کے ہر شعبہ میں کامیابی حاصل کر سکے۔ اس قسم کی رہنمائی میں زندگی کے سبھی پہلوؤں جیسے تعلیمی، پیشہ ورانہ، ذاتی یا سماجی ترقی پر نظر ڈالی جاتی ہے نہ کہ کسی ایک پہلو پر۔

3. **طلباء کے نقطہ نظر سے رہنمائی کا ترقیاتی پس منظر:** جب سے ترقیاتی رہنمائی نے ذاتی تفہیم اور ذاتی ماحول سے تعلق قائم کیا ہے، جب سے رہنمائی نے مختلف آلات اور تکنیکوں کا استعمال شروع کیا ہے، تب سے ذاتی تفہیم اور زیادہ پر اثر ہوگئی ہے۔ طلباء کی ترقیاتی رہنمائی نے جب سے جانچ کے آلات، مجموعی ریکارڈ، ڈائیریز، سوانح عمری، کیس مطالعہ وغیرہ کا استعمال شروع کیا ہے اس کی کارکردگی اور نمایاں ہوگئی ہے۔ طلباء کی ترقیاتی رہنمائی کا مرکز نشونماء کے مراحل کا تصور، نشونما کے طریقہ کار اور نشونما کے مطالبات ہوتے ہیں۔ طلباء کے ترقیاتی کاموں میں کچھ حوالہ جات کی تشکیل کی جاتی ہے جو انسانی ترقی پر مرکوز ہوتی ہے، ترقیاتی رہنمائی میں رہنمائی پیشہ ورانہ صلاحیتوں پر اپنی توجہ مرکوز کرتے

ہیں۔ترقیاتی رہنمائی کی ایک مخصوص خاصیت ہے کہ وہ ایک شخص کی مثبت نشونما اور بالیدگی پر واضح توجہ مرکوز کرتی ہے۔

3.1 **خودشعوری کی نشونما میں رہنمائی:** طلباء کی خودشعور میں اپنی ذات کی تفہیم شامل ہوتی ہے جس میں طلباء کی کمزوریاں وصلاحیتیں، خواہشات اور ناپسندیں وغیرہ شامل رہتی ہیں اور یہ ذاتی لیاقت و مثبت سوچ سے تعلق رکھتی ہیں۔ذاتی لیاقت ومثبت سوچ پر توجہ مرکوز کرنا تب سے ضروری ہوگیا جب سے ہم نے یہ محسوس کیا کہ ہم کسی دوسرے شخص کو کس طرح دیکھتے ہیں، اپنی خود کی ذات کو کیسے دیکھتے ہیں اور اپنی زندگی کے ہر پہلو کو کس طرح دیکھتے اور پرکھتے ہیں۔جن لوگوں میں ذاتی لیاقت ومثبت سوچ کی کمی ہوتی ہے وہ تخریبی کردار وعادات میں ملوث ہوجاتے ہیں۔

3.2 **ذاتی افادیت :**۔رہنمائی سی طلباء کی ذاتی افادیت کی نشونماء کرنا، ذاتی افادیت میں بہت سارے عنصر شامل رہتے ہیں جس میں ترسیل ایک بنیادی مہارت ہے۔پر اثر ترسیل کا مطلب یہ ہے کہ ہم زبانی یا غیر زبانی طریقہ سے ماحول اور ثقافت کے اعتبار سے اپنی ذات کو دوسروں پر ظاہر کر سکیں، ان کو اپنی ترسیلی مہارت سے مرعوب کرسکیں۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم نہ صرف اپنی رائے اور خواہشات بلکہ ضرورتیں اور اسباب بھی لوگوں پر ظاہر کرسکیں۔اس کا یہ مطلب نکالا جاسکتا ہے کہ ہم لوگوں سے بروقت صلاح اور مدد حاصل کرنے کے قابل ہوجائیں۔

3.3 **باہمی تعلقات قائم کرنا :**۔باہمی تعلقات قائم کرنا زندگی کی ایک اہم مہارت ہے، رہنمائی خدمت فراہم کرنے سے مطلب یہ ہے کہ طلباء اس قابل ہوجائیں کہ دوست بناسکیں اور دوستی کو قائم رکھ سکیں ،جو ہمارے ذہنی اور سماجی صحت مند رہنے میں بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے، اس کا مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ اپنے خاندان میں اچھے تعلقات قائم رکھے جائیں جو سماجی حمایت کا ذریعہ ہیں، اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہم اس قابل ہوجائیں کہ صحت مند طریقہ سے کسی تعلق کو ختم بھی کرسکیں یا اختتام تک پہنچاسکیں۔

3.4 **ہدف حاصل کرنے کا واضح مقصد:**۔ایک طالب علم کی زندگی میں اس کا اپنا ہدف قائم کرنے اور اسے حاصل کرنے کا واضح مقصد بہت اہمیت رکھتا ہے۔اگر ایک طالب علم اپنی زندگی کے مقصد سے گمراہ ہے، اس کی بنیاد کو نہیں جانتا، دوسرے خیالات ذہن نشیں رکھتا ہے اپنا مقصد حاصل نہیں کرپاتا اور اس کا یہ ہدف گر آخری پڑاؤ میں ٹوٹ جاتا ہے تو یہ طالب علم ایک صدمہ کا شکار ہوسکتا ہے۔اس وجہ سے ایک طالب علم کے رجحانات، شخصیت کے عنصر اور وسائلوں کی تحقیق اور وضاحت

بہت ضروری ہے جو ہم رہنمائی سے فراہم کرسکتے ہیں۔

3.5 **مسئلہ کا حل** :۔ رہنمائی سے مسئلہ کا حل نکالنے کی صلاحیت طلباء کی اپنی زندگی میں آنے والے مسائلوں کے ساتھ تعمیری طریقہ سے نمٹنے کی قوت فراہم کرتا ہے اور فیصلہ سازی میں مدد فراہم کرتا ہے جو زندگی کی ایک اہم مہارت ہے۔ چونکہ جو مسائل حل نہ ہوں وہ ہمارے ذہن میں کشیدگی پیدا کرسکتے ہیں جس سے ہمیں جسمانی تھکان کے ساتھ ساتھ ذہنی اداسی بھی محسوس ہوسکتی ہے۔

3.6 **فیصلہ سازی** :۔فیصلہ کرنے کی صلاحیت ایک طالب علم کو اپنی زندگی تعمیری طریقہ سے بسر کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی صلاحیتوں، قابلیتوں، مختلف اختیارات اور پہلے کے فیصلہ کے نتیجہ کو سامنے رکھ کر کوئی فیصلہ سازی کرتا ہے تو وہ ذہنی وجسمانی طور پر صحت مند محسوس کرے گا اور ہر وقت اس فیصلہ کو انجام تک پہنچانے کی کوشش کریگا۔

4. **رہنمائی میں استاد کا کردار** : ہم جانتے ہیں کہ استاد کی پیشہ ورانہ تصویر تعلیمی عمل میں سب سے زیادہ امید کن ہوتی ہے جس میں تعلیمی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ مضمون کے اوپر عبور اور اپنے طلباء کے بارے میں پورا علم ہونا ضروری ہے جس سے اساتذہ طلباء کو پراثر انداز میں درس دے سکے اور ان کی تعلیمی رہنمائی کرسکے۔

4.1 **استاد کی شخصیت**: آپ نے گاندھی جی کی یہ بات ضرور سنی ہوگی ”جب کتاب پڑھائی جاتی ہے تو طلباء کی شخصیت کو ابھارا جاتا ہے۔“ استاد کی زبان پر اپنے طلباء کے لیے ایک بات ہوتی ہے اور دوسری اس کے دل میں یہ رول صرف ایک استاد ہی ادا کرسکتا ہے۔

آپ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ استاد کی شخصیت میں کوئی کمی ہو تو طالب علم کی فلاح نہیں کی جاسکتی، ایک استاد صرف درس میں یہ نہیں سکھاتا کہ اس نے کیا کہا، بلکہ وہ یہ سکھاتا ہے کہ وہ خود کیا ہے، استاد کی پسند اور ناپسند دانستہ یا نادانستہ طور پر طلباء کی پسند یا ناپسند بن جاتی ہیں۔ آپ نے پڑھا، یا سنا ہوگا ”خود کو جانیں“ یہ صلاح ہندوستان کے ایک بابا بجنا ولکیا اور روم کے مایہ ناز فلسفہ نگار سقراط کی آج کے اساتذہ کے لیے مفید ہے جن کو اپنے اندر روحانی تبدیلی لانی ضروری ہے، اس کے ساتھ ہی خود کو جاننا بھی لازمی ہوجاتا ہے۔ اس طرح جس طرح ری برن نے استاد کی طرف سے اپنا تجزیہ پیش کیا تھا کہ استاد ایسی مثالیں پیش کرنے والا ہوتا ہے جس سے طلباء کی حوصلہ افزائی ہو چونکہ جیسا استاد ہوگا ویسے ہی شاگرد۔ اگر استاد کا دل اچھائیوں سے بھرا ہوا ہو، وہ اپنی شخصیت کو سب سے اچھا نہ سمجھتا ہو اور دل میں پیار چھپا ہو، تو طلباء ان خوبیوں کو اپنے اندر اتارلیں گے۔ اگر استاد گمراہ ہو، تو

پورا معاشرہ شکار ہوگا۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ استاد ایک مثالی زندگی بسر کرے۔ اگر ایک استاد اپنے اندر نظم وضبط اتار لے تو شاگرد بھی اس سے حوصلہ افزاں ہوکر اچھی شخصیت کے مالک اور اچھے شہری بن جائیں گے چونکہ طلباء زندگی کے تصورات سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں اور آپ کی دیکھ بھال کے منتظر رہتے ہیں۔

4.2 **استاد ایک دوست، ایک رہنما اور صلاح کار:** آپ جانتے ہیں کہ ایک استاد اپنے طلباء کا مشاہدہ روز روز کرتا ہے اگر حساب لگائیں تو ایک دن میں چالیس منٹ، ہفتہ میں پانچ سے چھ دن تو سال میں اوسطاً ۱۸۰ دن ہوئے اس کے علاوہ بھی استاد طلباء کے ساتھ دیگر طریقہ سے ملاقات کا سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ اگر ہم غور کریں تو والدین کے علاوہ خاندان کا کوئی بھی بالغ فرد ایک طالب علم کے ساتھ اتنا وقت نہیں گزار سکتا جتنا کہ اسکول میں ایک استاد۔ اسکول کے کسی بھی پیشہ ور کے تعلقات طلباء سے اتنے گہرے نہیں ہوتے جتنے استاد کے، ایک استاد اپنے طلباء کو اچھی طرح پہچانتا ہے۔ اور ان سے مواصلات کرتا ہے اور آپسی یقین اور عزت پر مبنی تعلقات بھی قائم کرتا ہے۔ اعلیٰ درس وہ ہے جہاں کچھ بھی پڑھانا نہ پڑے بلکہ طلباء خود کر کے سیکھیں، یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ایک استاد انسٹرکٹر (instructer) یا کام کروانے والا نہیں ہے یہ تو ایک مددگار اور رہنما ہے۔ اس کا کام اصلاح کرنا ہے نہ کہ کوئی کام تھوپنا، وہ طلباء کے ذہن کی تربیت نہیں کرتا بلکہ وہ تو صرف یہ دکھاتا ہے کہ کس طرح کام بنا جا سکتا ہے اور کس طرح علم حاصل کرنے کے لیے اپنے وسائلوں کا استعمال کیا جا سکتا ہے، وہ اس عمل میں طلباء کی مدد اور حوصلہ افزائی کرتا ہے، استاد علم پیدا یا فراہم نہیں کرتا بلکہ طلباء کو یہ بتاتا ہے کہ کس طرح اپنے لیے علم اکٹھا کیا جائے، وہ طلباء کے اندر کے علم کو باہر نہیں نکالتا بلکہ وہ صرف طلباء کو یہ دکھاتا ہے کہ علم کہاں رہتا ہے اور اسے کس طرح باہر لایا جائے اور اس میں کس طرح اضافہ کیا جائے۔ آپ طلباء کی دلچسپی اخذ کرنے کے لیے کیا کریں گے؟ آپ صرف اپنے طلباء کی علم اور ترقی کی خواہشات کو جگاتے رہیں، ان کی مدد کیجیے، مثال کے طور پر طلباء جب بھی فیصلہ کرنے میں دقت محسوس کریں ان کے سامنے مسائل آئیں تو استاد کو غور سے سماعت کرنا چاہیے یا مسئلہ کے حل کو تلاش کرنے کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے، ماحول کا تجزیہ اور مسئلہ کے حل کرنے کے لیے بہتر سمجھ فراہم کرنی چاہیے ایک سچے دوست، ایک رہنما اور ایک صلاح کار بن کر۔

4.3 **استاد طلباء کی قابلیتوں کو دریافت کرنے والا:** ایک استاد کے ناطے آپ رہنمائی پروگرام میں طلباء کی انفرادی صلاحیتوں اور قابلیتوں کو روزمرہ کی کارکردگیوں کا مشاہدہ کر کے پہچان سکتے ہیں جس سے

آپ رہنمائی میں اس کا ایک اہم جز بن کر شرکت کر سکتے ہیں۔ یہ خصوصی کردار جس میں آپ طلباء کی صلاحیتوں کی تلاش کرتے ہیں اہم ہے، اس سے آپ نہ صرف اسکول رہنمائی کا ہدف مکمل کرتے ہیں بلکہ انفرادی شخصیت، تعلیم اور معاشرے کے لیے اپنی ذمہ داریوں کو بھی نبھاتے ہیں۔

4.4 **پیشہ ورانہ تعلیم فراہم کرنے کے طور پر:** آپ اپنے طلباء کو پیشہ سے تعلق رکھتے ہوئے مختلف اسکولی مضامین کا تعارف کراتے ہیں، یہ ان معصوم طلباء کے لیے بہت مشکل کام ہے کہ وہ نصاب میں ایسے مضامین کی تلاش کریں جو ان کو پیشہ سے وابستگی رکھتے ہوں، یہ کام ایک استاد کا ہے کہ وہ ایسے مضامین کی تلاش کرے جو رسمی طور پر کسی نہ کسی پیشہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ مضمون کا پیشہ سے تعلق قائم ہونے کے بعد طلباء کی دلچسپی اس مضمون میں اور بڑھ جائے گی۔ پیشہ ورانہ رہنمائی پروگرام کی کامیابی استاد کی کوششوں سے جڑی ہوئی ہیں جس میں استاد طلباء کو کام کی دنیا سے واقفیت کرواتا ہے۔ پیشہ ورانہ تعلیم فراہم کرنے کا کردار ادا کرتے وقت آپ کی بھی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ آپ سبھی اچھے کاموں کے لیے مثبت سوچ اور عزت بخشیں جس سے محنت و مشقت کی عظمت قائم ہو سکے۔ یہ بہت مشکل ذمہ داری ہے چونکہ بہت سے لوگ کسی مخصوص پیشہ کے لیے جانبدارانہ نظریات مسلط کر دیتے ہیں جس کا طلباء مسلسل، زندگی بھر سامنا کرتے رہتے ہیں۔

4.5 **استاد انسانی رشتے قائم کرنے والا:** سبھی والدین اپنے بچوں کو اسکول میں کامیابی پاتے اور آگے بڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہاں استاد کا رول اسکول اور والدین کے بیچ ربط و ضبط قائم کروانا ہوتا ہے جس میں ایک طرف اسکول ہوتا ہے اور دوسری طرف والدین۔ استاد والدین اور اسکول کے بیچ مواصلات کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور طلباء کی زندگی کے لیے آپسی تعلقات قائم کرنے کا کردار ادا کرتا ہے۔ والدین اور معاشرے کو درجہ کی کارکردگیوں سے الگ یا اندھیرے میں نہیں رکھا جا سکتا۔ آپ ایک استاد کے ناطے والدین کے ساتھ متواتر ترسیلی رابطہ رکھ سکتے ہیں یہ رابطہ خطوط کے ذریعہ، ٹیلی فون کے ذریعہ یا پھر ذاتی ملاقات کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ سال کے شروع میں جب طالب علم اسکول میں داخل ہوتا ہے تب بھی والدین کو اسکولی معاشرے اور طلباء کی ضرورتوں سے والدین کو واقف کرا دینا چاہیے اس کے علاوہ والدین کے لیے رہنمائی پروگرام منعقد کرانا چاہیے جس سے کہ والدین طلباء کو رہنمائی پروگرام میں شامل ہونے کی اجازت فراہم کریں۔

4.6 **استاد ایک مددگار کے طور پر:** درس و تدریس میں ماہر اساتذہ اچھے رہنمائی پروگرام منعقد کر سکتے ہیں، جو بہت موثر ہوتے ہیں اور طلباء کو ان پروگرام کی مدد سے رہنمائی فراہم کی جا سکتی ہے۔ آپ

کے پاس طلباء ہمیشہ خاندان، اسکول یا پیشہ سے تعلق رکھتے ہوئے مسائل لے کر آتے رہتے ہیں یہ طلباء کا فطری نظریہ ہے کہ طلباء ان مسائلوں میں مدد حاصل کرنے کے لیے اپنے استاد کی طرف دیکھیں چونکہ ایک استاد کے ناطے آپ طلباء سے بہت قریب تر ہو جاتے ہیں اور طلباء آپ سے۔ طلباء ہمیشہ یا شاید والدین کے علاوہ سب سے زیادہ آپ کی ہی صحبت میں رہتے ہیں اور آپ کو ہی پسند کرتے ہیں۔ آپ کو ان کی پریشانیوں کا علم ہونا چاہیے، ان کے گھر کے ماحول، گھر کی معاشی حالت اور درپیش مسئلہ کی جانکاری ہونی چاہیے۔ ہم میں سے بہت سے اساتذہ طلباء کے مسائل کو پہنچاننے اور اس میں مدد فراہم کرنے کے عام طریقے جانتے ہیں جس سے طلباء کو یہ احساس دلایا جا سکے کہ اس کے اساتذہ اس کی پرواہ کرتے ہیں اور مدد کے لیے بھی تیار رہتے ہیں۔

خلاصہ: اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ رہنمائی خدمات اسکولوں میں بہت اہمیت کی حامل ہے چونکہ ایک بڑھتے ہوئے طالب علم کو ہر جگہ اور پوری اسکولی زندگی میں رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اپنی خود کی ذات کو مختلف پہلوؤں اور مختلف ماحول کے ساتھ ہم آہنگ کرنا سیکھ لے۔ اس کام کو کرنے کے لیے طلباء کو ایک ماہر کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ مدد ہر طالب علم کی صلاحیتوں کے اعتبار سے مختلف ہو سکتی ہے، جو معیار اور مقدار میں بھی الگ ہو سکتی ہیں۔ رہنمائی ہی وہ عمل ہے جس سے طلباء مدد حاصل کر سکتے ہیں، اور یہ رہنمائی درجہ میں اساتذہ سے اچھی کون فراہم کر سکتا ہے۔ والدین کو چاہیے کہ اسکولوں میں رہنمائی اور مشاورتی عمل کو اچھی طرح جانیں پرکھیں اور اس عمل کو فروغ فراہم کرنے کے لیے کوشاں رہیں۔

حوالہ جات: References

1. Ansari, T. A. (2016) "Taleem me rahnumayi awr mashawarat", Arsia Publication, New Delhi.

2. Ansari, T. A. (2018) "Taleem me rahnumayi awr mashawarat ke nafsiyati pehloo" Noor Publication, New Delhi.

3. Agarwal J. C. (1985) "Educational Vocational Guidance and Counselling," Doaba House New Delhi.

4. Bernard Harold W. (1969) "Principles of Guidance" Allied Publishers Pvt.

Ltd. New Delhi.

5. Bhati S. S. (1979) "Jobs Careers and Personality" New Delhi, Indian-Institute of International Understanding.
6. Hoppak R. (1976) "Occupational Information : Where to Get and How to Use in Counselling and Teaching," Mc Graw Hills Publications New York.
7. Jaffrey A. Kotler and Elien Kothar, (1993) "Teacher as a Counsellor," Sage Publication London.
8. Mc Daniel. Henry (1956) "Guidance in Modern School." Holt, Rinchart and Winston New York.

☆☆☆